طبعی - جغرافیہ - تواریخ - وغیرہ) کو خانصاحب نے مزاحم اسلام سمجہا ہے وہ اسلام کے مزاحم نہین ہین - وباللہ التوفیق -

---

لِلّٰہ اسکو ضرور پڑھو

جواب استیشار پر استبشار و استفسار

جن ہمدرد معاونین نے ہمارے استیشار مندرجہ نمبر ۷ کے جواب مین کمال دلسوزی وغمخواری کے ساتہہ ہمکو یہہ مشورہ دیا ہے کہ جس طرح ہوسکے ہم اس پرچہ (اشاعۃ السنۃ) کو جاری رکہین اور لوگون کی بے اعتنائی کو خیال نہ لادین اُن صاحبون کو ہم اس دلسوزی پر شکر گزاری کے ساتہہ مژدہ دیتے ہین کہ جہانتک ہمارا بس چلا قرض سے تقاضے سے - وقت پر - بیوقت کارروائی کے لائق روپیہ ہاتہہ مین آتا رہا ہم اپنی طرف سے رسالہ کو بند نہ کرینگے انشاءاللہ تعالیٰ -

مگر ساتہہ ہی اسکے ہم ان دلسوز و ہمدرد معاونین سے یہہ استفسار کرتے ہین کہ بے پروا و کم توجہ خریدارون کا ہم کیا علاج کرین - اُن حضرات کی بے توجہی کا یہہ حال ہے کہ لینا دینا تو درکنار اکثر صاحبون نے اس استیشار کا جواب تک نہین دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہون نے اس استیشار کو نہین پڑہا - پڑہا ہے تو جو اسمین پرچہ بند کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا تہا اسکو بُرا نہین سمجہا - اور شائد باقیات ہضم کرنیکی عمدہ سبیل و ذریعہ خیال کر لیا ہو - یا شائد یہہ خیال کر لیا ہو کہ جواب دینے والے اور بہت ہوگئے ہمارا جواب نہ پہنچا تو کیا ہوا جیسا کہ ارسال زر سے اکثر لوگون کو یہی خیال مانع ہوتا ہے کہ ہمارے دوچار روپیہ نہ پہنچے تو کیا ہوا روپیہ بہیجنے والے ہمارے سوا کے اور تہوڑے ہین ؟ -

ہمارے نیک صلاح دینے والے معاونین سے ہم یون عرض کرتے ہیں کہ ان حضرات کا کوئی علاج بتاویں تو ہم انکی صلاح پر عمل ہو جانے کی امید کر سکین۔

ہمارے خیال مین اس علاج کی چند صورتین ہین جو صاحب خود کوئی علاج نہ بتاوین وہ ان صورتون سے جسکو پسند کرین اُسکے اختیار کرنے کی اجازت دین۔

(۱) سنہ ۱۸۹۳ء سے یہہ قاعدہ مقرر کیا جاوے کہ جو خریدار کم سے کم سہ ماہی پیشگی ادا نہ کرے اسکا پرچہ بند کیا جاوے اس قاعدہ کے رو سے جنکے نام سنہ ۱۸۹۲ء کے آخری پرچہ پہنچنے کے بعد بہی کچھہ باقی رہے تو انکے نام پرچہ سنہ ۱۸۹۳ء روانہ نہو۔

(۲) ہر سہ ماہی پر بذریعہ خاص خطوط قیمت کا دو دفعہ مطالبہ کیا جاوے اسپر بہی اگر خریدار روپیہ ارسال نہ کرین یا معقول وجہ سے پختہ وعدہ نہ دین تو تیسری بار اُنکی باقیات کی فہرست بہ تفصیل نام و نشان اشاعۃ السنہ مین چہاپی جاوے۔

(۳) معاونین اشاعۃ السنہ جو اسکی قدر کرتے ہین اور اسکی ترقی و قیام چاہتے ہین اپنی ماہوار کم سے کم ۴ کر دین اگر انکی تعداد مصارف ضروری کے لئے کافی ہو گئی تو بے پرواؤن کی عدم توجہی کی پروا نہ کیجاویگی۔ پہلے بہی جو مراتب و درجات خریدارون مین فرق رکہا گیا ہے سو اسی نظر سے ہے کہ مفت پرچہ لینیوالون یا قیمت نہ دینیوالون کی کسر انہین لوگون کے روپیہ سے نکل آوے ان لوگون کو پرچہ پہنچے ورنہ حجم پرچہ اسقدر تہوڑا ہے کہ اُسکے عوض ایک روپیہ یا دو روپیہ لئے جاوین مگر اس قاعدہ پر پورا پورا عملدرآمد نہین ہوتا جو لوگ پچاس روپیہ سے اوپر سو سو یا دو دو سو روپیہ تنخواہ پاتے ہین یا ہزارون روپیہ کے تجارتی کام کر رہے ہین کئی انمین سے دو ہی ماہوار دیتے ہین اور ہم اس خیال سے کہ یہہ قاعدہ انکی فیاضی کی امید سے (نہ کسی تجارتی اصول پر) مقرر کیا گیا ہے اسپر کبہی معترض نہین ہوتے۔ اب جو اس قاعدہ کی تعمیل نہ ہونے سے

مطلب فوت ہوتا نظر آیا ہے اسلئے اُن عالی مناسب و اہل دول کو جتا یا گیا ہے کہ اگر
پہلی تجویزین پسند ہون تو اس سوم تجویز کو پسند کرین اور وہ لوگ اپنے درجہ و منصب کے
موافق ماہوار دینا پہر ہم اُن بے پروا اُن کی بے اعتنائی کی کچہہ پروا نہ کرینگے۔
ان معاونین کے مواضع اقامت کے نام اسلئے لکہتے ہین کہ بہت لوگ اسمین یہی
وہی خیال نہ کرین کہ ہمکو نہین کہا گیا اور جگہہ کے لوگون کو کہا گیا ہے۔ ہمنے ہر کی
جگہہ روپیہ نہ دیا تو کیا ہوا۔ ہمارے سوا ایکروپیہ ماہوار دینے والے اور کیا کم ہین؟۔

وہ مواضع یہہ ہین ۔ آرہ ضلع سیونی۔ بہوپال۔ بنارس۔ لیشاور۔ جالندہر
جمون۔ جبلپور۔ حیدرآباد دکن۔ دہلی۔ دیرہ دون۔ سیکا کل ضلع گنجام
غازیپور۔ فتحپور سیکری۔ ضلع گجرات۔ لاہور۔ ملتان۔ مردان ضلع پشاور۔ مہدوان
ضلع پٹنہ۔ ضلع ناگپور۔ نالبہ۔ ہوشیارپور۔ ہانسی۔ وغیرہ وغیرہ ۔ •

بعض مواضع ایسے بہی ہین جہان سے ہر ہی نہین آتے وہانکے اعیان ابتدا
سے آجتک مفت پرچہ پاتے ہین۔ وہ صاحب شائد یہہ سمجہتے ہین کہ ہم مولوی صاحب
ہین مفت لینے کے مستحق ہین۔ **ہمنے یہی مانا** کہ مولوی صاحبون کو اپنی جیب خاص
سے ایسے کامون مین دینا جائز یا اولیٰ نہین ہے مگر وہ لوگ اپنے معتقدون اور مقتدیون
سے بہت کچہہ دلوا سکتے ہین وہ اُنکو ترغیب دیکر تہوڑا تہوڑا چندہ جمع کرانا چاہین تو
بجائے ایکروپیہ کے کئی روپیہ ماہوار بہجوا سکتے ہین وہ ایکدن کی ترغیب و وعظ مین وہ
کام کر سکتے ہین جو کیمیا گر نہین کر سکتے جیسا کہ کہا گیا ہے ۔ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا
کنند۔ مگر افسوس کہ اِن صاحبونکو اس ترغیب سے شاید یہہ خیال مانع ہو کہ اگر ہم ایسے کامون
کے لئے لوگون کو ترغیب دلا کر روپیہ لینگے تو وہ ہمارے ذاتی اخراج و مصارف کے لئے کم روپیہ دینگے!
شاید یہہ اُنکی محض بے اعتنائی و بے پروائی ہو۔ بہرحال جو خیال اُنکو اس ترغیب سے مانع ہے اچہا نہین
ہے اور اُنکی ترغیب ایسے جمہوری کامون کی اعانت کے لئے تو ہی تا نیز او حکم اکسیر